ہفتہ وار رسالہ: 397
WEEKLY BOOKLET: 397

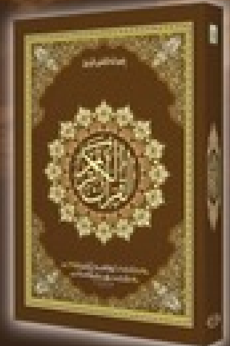

فیضانِ لیلۃُ القدر

نیک اعمال کے رسالے کی برکت 06
تمام بھلائیوں سے محروم کون؟ 08
مسلمان، مومن اور مہاجر کی تعریف 11
لیلۃُ القدر پوشیدہ کیوں؟ 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فیضانِ لَیلۃُ القدر (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ لَیلۃُ القدر“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی عبادت کی توفیق دے اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔“

(الترغیب والترہیب، 2/328، حدیث:22)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

لَیلۃُ القَدر کو ”لَیلۃُ القَدر“ کیوں کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لَیلۃُ القَدر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو لَیلۃُ القدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خِدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو لَیلۃُ القدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اَعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں اُن کی قَدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لَیلۃُ القدر کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن، 4/473) اور بھی مُتَعَدِّد شرافتیں اِس مبارک رات کو حاصِل ہیں۔

---

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ کے صفحہ نمبر 181 تا 202 سے لیا گیا ہے۔

بخاری شریف میں ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جس نے لَیلَۃُ القَدْر میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا (یعنی نماز پڑھی) تو اُس کے گُزَشتہ (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“ (بخاری، 1/ 660،حدیث:2014)

83 سال 4 ماہ کی عبادت سے زیادہ ثواب

اِس مُقدّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے،اِس رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اِس ”زیادہ“ کا علم اللہ پاک جانے یا اُس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔اِس رات میں حضرتِ جبریل علیہ السّلام اور فرشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے ہیں۔اِس مُبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔یہ اللہ پاک کا خاصُ الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ (۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ (۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕؐ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛۙ (۴) سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ (۵)

(پ30،القدر:1تا5)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ بے شک ہم نے اسے شَبِ قَدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا، کیا شبِ قدر؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر،اِس میں فرشتے اور جبریل اُترتے ہیں اپنے رب کے حُکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

www.dawateislami.net

مُفَسّرِینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سُوْرَۃُ القدر کے ضِمن میں فرماتے ہیں: ”اِس رات میں اللہ پاک نے قرآنِ کریم لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مُدّت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اسے بَتدرِیج نازِل کیا۔“ (تفسیر صاوی، 6/2398)

نَبِیِ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میری اُمّت کو شبِ قدر عطا کی اور یہ رات تم سے پہلے کسی اُمّت کو عطا نہیں فرمائی۔ (الفردوس بماثور الخطاب، 1/173، حدیث: 647)

ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرتِ امام مُجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بنی اِسرائیل کا ایک شخص ساری رات عبادت کرتا اور اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے تو اللہ پاک نے یہ آیتِ مُبارکہ نازِل فرمائی: ﴿لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾﴾ (پ30، القدر: 3) (ترجَمۂ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی شَبِ قدر کا قِیام اس عابد (یعنی عبادت گزار) کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ (تفسیر طبری، 24/533 ملتقطاً)

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

اور ”تفسیرِ عَزِیزی“ میں ہے: حضراتِ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے جب حضرتِ شَمْعُون رحمۃُ اللہِ علیہ کی عبادات وجہاد کا تذکرہ سنا تو اُنہیں حضرتِ شَمْعُون رحمۃُ اللہِ علیہ پر بڑا رَشک آیا اور مصطفٰے جانِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کیا: ”یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں، اِس میں بھی کچھ حصہ

www.dawateislami.net

نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طَلَبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہم تو حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہ علیہ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے، یوں بنی اِسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔ "اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ سُن کر غمگین ہو گئے۔ اُسی وقت حضرتِ جبرئیلِ اَمین علیہ السّلام سُورَۃُ القَدر لے کر حاضر خدمتِ بابرکت ہو گئے اور تسلی دے دی گئی کہ پیارے حبیب(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) رَنجیدہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عنایت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں عبادت کریں گے تو (حضرتِ) شُمْعُون (رحمۃُ اللہِ علیہ) کی ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (تفسیر عزیزی، 3/257 ماخوذاً)

باکرامت شَمْعُون کی ایمان افروز حکایت

اِنہی حضرتِ شَمْعُون رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں "مُکاشفۃُ القلوب" میں ایک نہایت اِیمان اَفروز حِکایت بیان کی گئی ہے، اِس کا مضمون کچھ اس طرح ہے: بنی اِسرائیل کے ایک بزرگ حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی راہ میں لڑتے۔ وہ اِس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مضبوط زنجیریں ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ کُفّارِ ناہنجار نے جب دیکھا کہ حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہِ علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد مال و دولت کا لالچ دے کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو اُنہیں مضبوط رَسیوں سے باندھ کر اِن کے حوالے کر دے۔ بے وَفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رَسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضا کو حرکت دی، دیکھتے ہی دیکھتے رَسّیاں

ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا: ”مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟“ بے وفا بیوی نے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں نے تو آپ کی طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ بات رَفع دَفع ہوگئی۔

بے وفا بیوی موقع کی تاک میں رہی۔ ایک بار پھر جب نیند کا غَلَبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کو لوہے کی زَنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جُوں ہی آنکھ کھلی، آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زَنجیر کی ایک ایک کَڑی الگ کردی اور آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرا دی کہ میں تو آپ (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دورانِ گفتگو (حضرتِ) شَمعُون (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشا (یعنی ظاہر) کرتے ہوئے فرمایا: مجھ پر اللہ پاک کا بڑا کرم ہے، اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثر نہیں کرسکتی مگر ”میرے سر کے بال۔“ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔ آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقع پاکر اُس نے آپ (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) کو آپ (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں (یعنی زُلفوں) سے باندھ دیا جن کی دَرازی زمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سنّتِ گیسو آدھے کان، پورے کان اور مبارک کَندھوں تک ہے، کَندھوں سے نیچے تک مرد کو بال بڑھانا حرام ہے) آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے آنکھ کُھلنے پر زور لگایا مگر آزاد نہ ہوسکے۔ دُنیا کی دولت کے نشے میں بدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک و پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔

کُفّارِ بد اَطوار نے حضرت شَمعُون (رحمۃُ اللّٰہِ علیہ) کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دَردی کے ساتھ اُن کے ہونٹ اور کان کاٹ ڈالے۔ تب اس نیک بندے نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوّت بخشے اور ان کافروں پر یہ

www.dawateislami.net

سُتُون مع چھت گرادے اور اسے ان سے نَجات دے دے چنانچہ اللہ پاک نے ان کو قُوّت بخشی وہ ہِلے تو ان کے تمام بندھن ٹوٹ گئے، تب انہوں نے سُتُون کو ہلایا جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آگری اور وہ سب ہلاک ہوگئے اور اس نیک بندے کو اللہ پاک نے نَجات بخشی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص306ماخوذاً)

آہ! ہمیں قدر کہاں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خدائے رَحمٰن اپنے محبوبِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت پر کس قدر مہربان ہے اور اُس نے ہم پر کیسا عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر شَبِ قدر میں عبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شَبِ قدر کی قدر کہاں! ایک صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھی تو تھے کہ جن کی حَسرت پر ہم سب کو اِتنابڑاانعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا! بے شک اُنہوں نے اِس کی قدر بھی کی مگر افسوس! ہم ناقدرے ہی رہے! آہ! ہر سال ملنے والے اِس عظیم الشان اِنعام کو ہم غفلت کی نَذر کردیتے ہیں۔

نیک اَعمال کے رسالے کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شَبِ قدر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ اِن شاءَ اللہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، بچوں اور بچیوں کیلئے 40، اسپشل پرسنز (یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں) کیلئے 25 اور قیدیوں کیلئے 52 نیک اعمال بصورتِ سوالات مرتب کئے گئے ہیں۔ جائزہ (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے

روزانہ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرکے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذِمّے دار کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ نیک اعمال نے نہ جانے کتنے ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی پر عَلاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ تھے، اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا ایک رِسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! نیک اعمال کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوگئے اور پانچ وَقت کے نمازی بن گئے، داڑھی مبارک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رِسالہ بھی پُر کرتے۔

عامِلینِ نیک اَعمال کے لیے بشارتِ عظمیٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خُوش قِسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگایئے، چنانچہ زَم زَم نگر (حیدرآباد، سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح حَلْفِیَہ بیان ہے کہ ماہِ رجب المرجّب 1426ھ کی ایک شَب مجھے خواب میں مصطَفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لَبہائے مُبارَکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پُھول جَھڑنے لگے، الفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات [1] سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ پاک اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

1 ... دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں اب مدنی انعامات کو نیک اعمال اور فکرِ مدینہ کو جائزہ لینا کہتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خیریت و سلامتی کی ضامِن ہے۔ یہ رات اَوّل تا آخر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِین کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: یہ رات سانپ، بچّھو، آفات و بَلِیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے، اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب ماہِ رَمضان شریف تشریف لایا تو سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔ (ابنِ ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

سبز جھنڈا

ایک فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حصہ ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو حکمِ الٰہی سے (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں (اور ایک روایت کے مطابق: "اِن فرشتوں کی تعداد زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔")[1] اور وہ سبز جھنڈا کعبۂ مُعَظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازُو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر (حضرتِ) جبریل (علیہ السّلام) فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نماز یا ذِکرُ اللہ میں مشغول ہے اُس سے سلام و مُصَافحہ کرو نیز

---

1 ... مسند احمد، 3/606، حدیث:10739

اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صبح تک یہی سِلسِلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر (حضرتِ جبریل (علیہ السّلام) فرشتوں کو واپسی کا حکم دیتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے جبریل (علیہ السّلام) اللہ پاک نے اُمّتِ محمّدیہ کی حاجتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا؟ (حضرتِ جبریل (علیہ السّلام) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اِن لوگوں پر خصوصی نظرِ کرم فرمائی اور چار قِسم کے لوگوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: "یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ چار قِسم کے لوگ کون ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿2﴾ دوسرے والدین کے نافرمان ﴿3﴾ تیسرے قطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتے داروں سے تَعلّقات توڑنے والے) اور ﴿4﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں عَداوت رکھتے ہیں اور آپس میں قطعِ تعلق کرنے والے۔" (شعب الایمان، 3/336، حدیث: 3695)

لڑائی کا وبال

حضرتِ عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شَبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شَبِ قدر بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے، اِس لئے اِس کا تعیُّن اُٹھالیا گیا اور ممکن ہے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہو، اب اِس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔ (بخاری، 1/663، حدیث: 2033)

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مِراٰۃ المناجیح جلد 3 صفحہ 210 پر اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی میرے علم سے اس کا تقرُّر دور کر دیا گیا اور مجھے بُھلا دی گئی، یہ مطلب نہیں کہ خود شَبِ قدر ہی ختم کر دی اب وہ ہوا ہی نہ کرے گی۔

معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں ان کا وبال بہت ہی زیادہ ہے ان کی وجہ سے اللہ کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور۔۔۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحمت سے دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے! آج تو بڑے فخر سے کہا جارہا ہے کہ "میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں!" صرف اس قول ہی پر اِکتِفا نہیں، اب تو معمولی سی بات پر پہلے زبان درازی، پھر دَست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ اَفسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، ایک دوسرے کی اَملاک واَموال کو آگ لگارہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف نسلی اور لِسانی فرق کی بنا پر مَحاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ "مؤمنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اُس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔" (بخاری، 4/103، حدیث:6011)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے:

مبتلائے دَرد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان، مؤمن اور مُہاجِر کی تعریف

حضرت فَضَالہ بن عُبَید رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:"کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں ؟"پھر ارشاد فرمایا:"مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اوراپنے اَموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مُجاہد وہ ہے جس نے اِطاعتِ خداوندی کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اور مُہاجر وہ ہے جس نے خَطا اور گُناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔"(مستدرک،1/158،حدیث:24) اور ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔(اتحاف السادۃ،7/177)
ایک مقام پر ارشاد فرمایا:کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(ابوداؤد،4/391،حدیث:5004)

طریقِ مصطفٰے کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اِقتِدار اپنی

نا قابلِ برداشت خارِش

حضرتِ مُجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مُبتلا کر دیا جائے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کی ہڈّیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر نِدا سُنائی دے گی: اے فُلاں! کیا اس سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔
تب انہیں بتایا جائے گا:"دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔"

(اتحاف السادۃ،7/175)

تکلیف دُور کرنے کا ثواب

حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے:”میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیونکہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔“
(مسلم،ص1410،حدیث:2618)

لڑنا ہے تو نَفْس کے ساتھ لڑو!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے درس حاصل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَردود شیطان سے لڑیئے، بلکہ ضرور لڑیئے، نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کیجئے، مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیے۔

فرد قائم ربطِ مِلّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُسکرا رہے تھے!

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے دینی ماحول میں کسی قِسم کا لِسانی اور قومی اختلاف نہیں، ہر زبان بولنے والا اور ہر برادری سے تعلُّق رکھنے والا تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گُزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو نیک اعمال کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ تَرغیب وتَحریص کیلئے ایک خُوشگوار وخُوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کی جاتی ہے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اِسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں قافلہ کورس کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے

راولپنڈی کے ایک مُبلّغ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سو رہے تھے، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں اَلحمدُ لِلّٰہ! دل کی آنکھیں کُھل گئیں، عالَمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بُلند چبوترے پر جلوہ اَفروز ہیں، قریب ہی مدنی انعامات (1) کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدنی انعامات کے ایک ایک کارڈ کو مُسکراتے ہوئے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جادوگر کا جادو ناکام

حضرتِ اِسمٰعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: یہ رات آفات سے سلامتی کی ہے کہ اس میں رَحمت اور خیر (یعنی بھلائی) ہی زمین پر اُترتی ہے اور نہ اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ جادوگر کا جادو اِس میں چلتا ہے۔

(تفسیر روح البیان، 10/485 ملخصاً)

علاماتِ شَبِ قدر

حضرتِ عُبادَہ بن صامِت رضی اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں شَبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شبِ قدر رَمضانُ المُبارک کے آخری عَشْرے کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچّیسویں، سَتّائیسویں یا اُنتیسویں شب میں تلاش کرو! تو جو کوئی اِیمان کے ساتھ بہ نِیّتِ ثواب اِس مُبارک رات میں عبادت کرے، اُس کے اَگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اُس

---

1 ... دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں اب مدنی انعامات کو نیک اعمال کہتے ہیں۔

کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف وشفاف ہوتی ہے، اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات مُعْتَدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پوری رات میں شَیاطِین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبْح آتی ہے اُس میں سورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ پاک نے اِس دن طلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔" (اِس ایک دِن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)

(مسند امام احمد، 8/402، 414، حدیث:22829)

شَبِ قدر کی پوشیدگی کی حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمضان المبارک کے آخری عَشْرے کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ 30 ویں شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اِس رات کو مَخْفی (یعنی پوشیدہ) رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان اِس رات کی جُستجُو (یعنی تلاش) میں ہر رات اللہ پاک کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات شَبِ قدر ہو۔

سمندر کا پانی میٹھا لگا (حکایت)

حضرتِ عُثمان بن اَبِی الْعَاص رضی اللہ عنہ کے غلام نے اُن سے عرض کی: "اے آقا! مجھے کَشتی بانی کرتے ایک عَرصہ گُزرا، میں نے سمندر کے پانی میں ایک ایسی عجیب بات محسوس کی۔" پوچھا: "وہ عجیب بات کیا ہے؟" عرض کی: "اے میرے آقا! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔" آپ رضی اللہ عنہ نے

غلام سے فرمایا: ”اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے مجھے مُطَّلِع کرنا۔“ جب رَمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔“ (تفسیرِ عزیزی،3/258، تفسیر کبیر،11/230) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی مُتَعَدِّد علامات کا ذِکر گزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عمر کے کافی سال گزرے، ہر سال شبِ قدر آتی اور تشریف لے جاتی ہے مگر ہمیں تو اب تک اِس کی علامات نظر نہیں آئیں؟ اِس کے جواب میں علمائے کرام فرماتے ہیں: اِن باتوں کا تعلّق کَشْف و کرامت سے ہے، انہیں عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ صرف وہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصیرت (یعنی قَلْبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وقت مَعْصِیَت کی نَجاست میں لَت پَت رہنے والا گنہگار اِنسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے!

آنکھ والا ترے جوبَن کا تماشا دیکھے   دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

تمام مسلمانوں کی امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے: نبیوں کے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شَبِ قدر، رَمضان المبارک کے آخری عَشْرے کی طاق راتوں (یعنی اِکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں) میں تلاش کرو۔“ (بخاری،1/661، حدیث:2017)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرتِ عبدُ اللہ ابن عمر رضی اللہُ عنہما رِوایت کرتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب میں آخری سات راتوں میں شَبِ قدر دِکھائی گئی۔ مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں مُتّفِق ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔" (بخاری، 1/ 660، حدیث: 2015)

لَیلَۃُ القَدر پوشیدہ کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی سُنّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بعض اَہم ترین معاملات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے: "اللہ پاک نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضی کو گناہوں میں اور اپنے اَولیا رحمۃُ اللہ علیہم کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔" (اخلاق الصالحین، ص56) اِس کا خلاصہ ہے کہ بندہ چھوٹی سمجھ کر کوئی نیکی نہ چھوڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک کس نیکی پر راضی ہو گا، ہو سکتا ہے بظاہر چھوٹی نظر آنے والی نیکی ہی سے اللہ پاک راضی ہو جائے۔ مثلاً قیامت کے روز ایک گنہگار شخص صرف اِس نیکی کے عِوَض بخش دیا جائے گا کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو دُنیا میں پانی پلا دیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تصوّر کرکے کر نہ بیٹھے، بس ہر گناہ سے بچتا رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ اِسی طرح اَولیا رحمۃُ اللہ علیہم کو بندوں میں اِس لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک حقیقی پابندِ شرع مسلمان کی رِعایت و تعظیم بجالائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ "وہ" وَلِیُّ اللہ ہو۔ جب ہم نیک لوگوں کی دل سے تعظیم کیا کریں گے، بدگُمانی سے بچتے رہیں گے اور ہر مسلمان کو اپنے سے اچھا تصوّر کرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح

ہو جائے گا اور اِن شاءَ اللہ ہماری عاقِبت بھی سنور جائے گی۔

حکمتوں کے مَدَنی پھول

امام فخرُ الدّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ ”تفسیرِ کبیر“ میں فرماتے ہیں: اللہ پاک نے شَبِ قدر کو چند وُجوہ کی بنا پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اَشیا کو پوشیدہ رکھا مثلاً اللہ پاک نے اپنی رِضا کو اِطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصل کریں۔ اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قبولیتِ دعا کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالغہ کریں اور اسمِ اَعْظم کو اَسما میں پوشیدہ رکھا کہ سب اَسما کی تعظیم کریں اور صلوٰۃِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر مُحافَظَت (یعنی ہمیشگی اختیار) کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ بندہ توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اسی طرح شَبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمضانُ المبارک کی تمام راتوں کی تعظیم کرے۔ دوسرے یہ کہ گویا اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”اگر میں شَبِ قدر کو مُعَیَّن (Fix) کر (کے تجھ پر ظاہر فرما) دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرأت بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شَہوت تجھے اِس رات میں مَعْصِیت کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مُبتَلا ہو جاتا تو تیرا اِس رات کو جاننے کے باوُجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا، پس اِس وجہ سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ تیسرے یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو شَبِ قدر کا تَعَیُّن حاصل نہ ہوگا تو رَمضانُ المبارک کی ہر رات میں اللہ پاک کی اطاعت میں کوشش کرے گا اِس اُمّید پر کہ ہو سکتا ہے یہی رات شَبِ قدر ہو۔ (تفسیرِ کبیر، 11/29 ملخصًا)

سال میں کوئی سی بھی رات شَبِ قدر ہوسکتی ہے

شَبِ قدر کے تَعَیُّن میں علمائے کرام کا کافی اِختلاف پایا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض بزرگوں کے نزدیک شَبِ قدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے مثلاً فقیہ الاُمّۃ حضرتِ عبدالله بن مسعود رضی اللهُ عنہ کا فرمان ہے: شَبِ قدر وہی شخص پاسکتا ہے جو پورے سال کی راتوں پر توجّہ رکھے۔(تفسیر کبیر، 11/230) اِس قول کی تائید کرتے ہوئے اِمامُ العارِفین شیخ مُحیُ الدّین ابنِ عربی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں شب (یعنی شَبِ بَراءَت) اور ایک بار شعبانُ المُعَظَّم ہی کی اُنیسویں شب میں شَبِ قدر پائی ہے۔ نیز رَمَضانُ المبارک کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب میں بھی دیکھی اور مختلف سالوں میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں اِسے پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگرچہ زیادہ تر شَبِ قدر رَمضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تَجْرِبہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گُھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔(اِتحاف السادۃ، 4/392 ملخصًا)

رَحمتِ کونَین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مع شَیخَین رضی اللہُ عنہما جَلوَہ گَری

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے دینی ماحول میں رَمضان المبارک کے اعتکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں، دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں ”مسجدِ بَیت“ میں اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جَلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: تحصیلِ لیاقت پُور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کا ایک شخص فلموں کا ایسا رَسیا تھا کہ اپنے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ الحمدُ لِلّٰہ! اُسے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرۂ

رَمَضانُ المبارک (1422ھ، 2001ء) کے اعتکاف کی سعادت نصیب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صُحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمَضانُ المبارک کا نا قابلِ فراموش ایمان اَفروز واقعہ تحدیثِ نعمت کیلئے بیان کیا کہ شب بھر بیدار رہ کر انہوں نے خوب رورو کر سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دیدار کی بھیک مانگی۔ الحمدُ للہ! صبح دم اُن پر بابِ کرم کُھل گیا، انہوں نے عالمِ غنودَگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں کسی نے اعلان کیا: "سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں گے۔" کچھ ہی دیر میں رحمتِ کونَین، نانائے حَسَنَین مَعَ شَیخَینِ کَرِیمَین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہُ عنہما جَلوہ نُما ہوگئے اور اُن کی آنکھ کھل گئی۔ صرف ایک جَھلک نظر آئی اور وہ حَسِین جَلوہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دَم بَھر آیا اور آنکھوں سے سیلِ اَشک رواں ہو گئے یہاں تک کہ روتے روتے اُن کی ہچکیاں بندھ گئیں اے کاش!

اتنی مُدّت تک ہو دیدِ مُصحَفِ عارِض نصیب
حِفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قراٰنِ جَمال
(ذوقِ نعت، ص164)

الحمدُ للہ! اِس کے بعد ان کے دل میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مَحبَّت اور بڑھ گئی بلکہ وہ دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گئے۔ گھر سے ترکیب بنا کر انہوں نے کراچی کا رُخ کیا اور درسِ نظامی کرنے کیلئے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ جب یہ بیان دیا اُس وقت درجۂ اُولیٰ میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

Go To Index

جَلْوۂ یار کی آرزو ہے اگر دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
(وسائل بخشش، ص639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امام اِعظم، امام شافعی اور صاحِبَین کے اَقْوال

اِمامِ اعظم اَبوحنیفہ رضی اللہُ عنہ سے اِس بارے میں دو قول منقول ہیں: ﴿1﴾ لَیلۃُ القَدر رَمَضَانُ المبارک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں ﴿2﴾ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہُ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیلۃُ القَدر پورا سال گُھومتی رہتی ہے، کبھی ماہِ رَمضانُ المبارک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں۔ یہی قول حضرت عبدُ اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عکرمہ رضی اللہُ عنہم سے بھی منقول ہے۔

(عمدۃ القاری، 8/253، تحت الحدیث: 2015)

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک "شَبِ قدر" رمضان المبارک کے آخری عَشْرے میں ہے اور اس کی رات مُعَیَّن (Fix) ہے، اس میں قیامت تک تبدیلی نہیں ہو گی۔

(عمدۃ القاری، 8/253، تحت الحدیث: 2015)

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃُ اللہ علیہما کے نزدیک لَیلۃُ القَدر رَمضانُ المبارک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن (Fix) نہیں اور ان کا ایک قول یہ ہے کہ رَمضان المبارک کی آخری پندرہ راتوں میں لیلۃُ القدر ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری، 8/253، تحت الحدیث: 2015)

شَبِ قدر بدلتی رہتی ہے

امام مالک رحمۃُ اللہ علیہ کے نزدیک شَبِ قدر رَمضانُ المبارک کے آخری عشرے

www.dawateislami.net

کی طاق راتوں میں ہوتی ہے مگر کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گُھومتی رہتی ہے یعنی کبھی اِکّیسویں شب لَیلۃُ القَدْر ہو جاتی ہے تو کبھی تیئیسویں، کبھی پچّیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی اُنتیسویں شب بھی شَبِ قدر ہو جایا کرتی ہے۔
(عمدۃ القاری، 1/335)

شیخ اَبُو الْحَسَن شاذِلی رحمۃُ اللہِ علیہ اور شَبِ قدر

سِلسلۂ قادریہ شاذِلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ شیخ ابُو الْحَسَن شاذِلی رحمۃُ اللہ علیہ (متوفّٰی 656ھ) فرماتے ہیں: ”جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتے کو ہوا تو میں نے تیئیسویں شب میں شَبِ قدر کو پایا۔“ (تفسیرِ صاوی، 6/2400)

ستائیسویں رات شَبِ قدر

اگرچہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و مُحَدِّثین رحمۃُ اللہ علیہم کا شَبِ قدر کے تَعَیُّن میں اِختلاف ہے، تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمضانُ المبارک کی ستائیسویں شب ہی شَبِ قدر ہے۔ حضرتِ اُبَی بن کعب رضی اللہُ عنہ کے نزدیک ستائیسویں شَبِ رَمضان ہی ”شَبِ قدر“ ہے۔ (مسلم، ص383، حدیث:762)

حضرتِ شاہ عبد العزیز مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ شَبِ قدر رَمضان شریف کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو دَلائل بیان فرمائے ہیں: ﴿1﴾ ”لَیلۃُ القَدْر“ میں نو حروف ہیں اور یہ کلمہ سُورَۃُ الْقَدْر میں تین مرتبہ ہے، اِس طرح ”تین“ کو ”نو“ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب ”ستائیس“ آتا ہے جو کہ

اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شَبِ قدر ستائیسویں رات ہے۔﴿2﴾اِس سورۂ مبارکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں۔ستائیسواں کلمہ ''ھِیَ'' ہے جس کا مرکز لَیلۃُ القدر ہے۔ گویا اللہ پاک کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شَبِ قدر ہوتی ہے۔(تفسیرِ عزیزی،3/259ملخصًا)

گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ[1]'' تین مرتبہ پڑھا تو اُس نے گویا شَبِ قدر حاصل کرلی۔(ابنِ عساکر،65/276)ہو سکے تو ہر رات تین بار یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے۔

رِضائے الٰہی کے خواہشمندو! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل کرلینا چاہیے کہ نہ جانے کب شَبِ قدر ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب وعشا کی نمازوں کی جماعت کا بھی خوب اِہتمام ہونا چاہیے کہ اگر شَبِ قدر میں ان دونوں کی جماعت نصیب ہو گئی تو اِن شاءَ اللہ بیڑا ہی پار ہے بلکہ اسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عشا و فجر کی جماعت کی بھی خصوصیّت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحَظہ ہوں:﴿1﴾جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت اَدا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔(مسلم،ص329،حدیث:656)﴿2﴾جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیلۃُ القدر سے اپنا حِصّہ حاصل کرلیا۔
(معجم کبیر،8/179،حدیث:7745)

1 ...ترجمہ: یعنی اللہ پاک کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں جو حِلم و کرم والا ہے، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔

اللہ پاک کی رَحمت کے مُتلاشیو! اگر تمام سال یہی عادتِ جماعت رہی تو شَبِ قدر میں بھی اِن دونوں نمازوں کی جماعت اِن شاءَ اللہ نصیب ہو جائے گی اور رات بھر سونے کے باوجود اِن شاءَ اللہ روزانہ کی طرح شَبِ قدر میں بھی گویا ساری رات کی عبادت کرنے والے قرار پائیں گے۔

شَبِ قدر کی دُعا

تمام مسلمانوں کی امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی: "یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر مجھے شَبِ قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟" فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے اللہ! بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینا پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔ (ترمذی، 5/306، حدیث:3524)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ہم روزانہ رات یہ دُعا کم اَز کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شَبِ قدر نصیب ہو جائے گی اور ستائیسویں شب تو یہ دُعا بار بار پڑھنی چاہیے۔

شَبِ قدر کے نوافل

حضرتِ اِسمٰعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ "تفسیرِ رُوحُ الْبَیان" میں یہ رِوایت نقل کرتے ہیں: جو شَبِ قدر میں اِخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا اُس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (تفسیر روح البیان، 10/480)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب رَمضانُ المبارک کے آخری دس دِن آتے تو عبادت پر کمر باندھ لیتے، ان میں راتیں جاگا کرتے اور اپنے اہل کو جَگایا کرتے۔ (ابنِ ماجہ، 2/357، حدیث:1768)

حضرت اِسمٰعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اس عَشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل شَبِ قدر کی نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اَکابِر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس آیات اِس نیت سے پڑھ لے تو اس کی برکت اور ثواب سے محروم نہ ہو گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنبعِ برکات ہے چنانچہ حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار جب ماہِ رَمضان شریف تشریف لایا تو حضورِ اَنور، شافِعِ محشر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس یہ مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اِس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔“

(ابنِ ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک! اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفَیل ہم گناہ گاروں کو لَیلۃُ القَدر کی برکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مَرحَمت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

لیلۃُ القدر میں مَطلَعِ الْفَجرِ حق مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص299)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لَیلۃُ القدر کو ”لَیلۃُ القَدر“ کہنے کی وجہ	01	علاماتِ شَبِ قدر	13
ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات	03	شَبِ قدر کی پوشیدگی کی حکمت	14
ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں	03	ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟	15
آہ! ہمیں قدر کہاں!	06	شَبِ قدر طاق راتوں میں ڈھونڈو	15
نیک اعمال کے رسالے کی برکت	06	لیلۃُ القدر پوشیدہ کیوں؟	16
عاملین مَدَنی انعامات کے لیے بشارتِ عُظمیٰ	07	حکمتوں کے مدنی پھول	17
		کوئی بھی رات شب قدر ہو سکتی ہے	18
تمام بھلائیوں سے محروم کون؟	08	شَبِ قدر بدلتی رہتی ہے	20
لڑائی کا وَبال	09	سَتّائیسویں رات شَبِ قدر	21
ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور۔۔۔	10	گویا شَبِ قدر حاصل کرلی	22
مسلمان، مؤمن اور مُہاجر کی تعریف	11	شَبِ قدر کی دعا	23
تکلیف دور کرنے کا ثواب	12	شَبِ قدر کے نوافل	23
جادو گر کا جادو ناکام	13	❊ ❊ ❊	

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

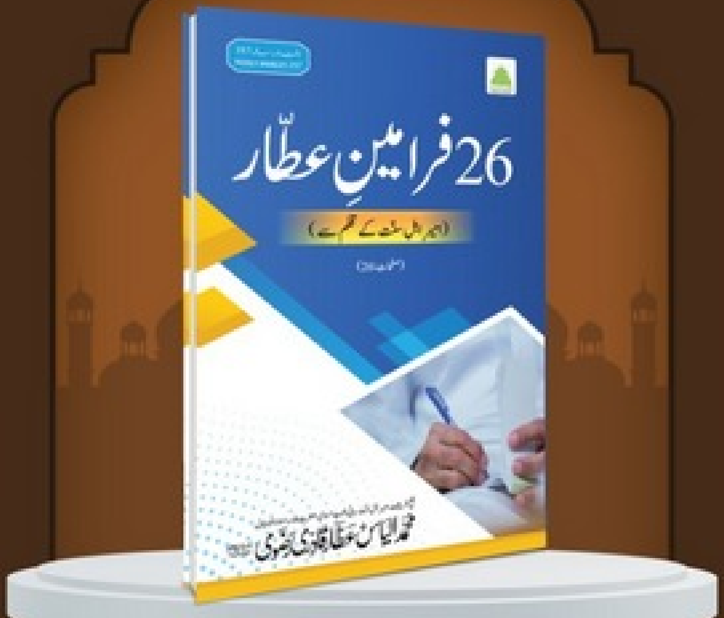

978-969-722-784-6
01082552

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net